بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۱۰ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۲۲ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو معدہ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کچھ بارش ہوئی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

غیر مبایعین کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کی کثرت اور مولوی محمد علی صاحب

غیر مبایعین کے گزشتہ جلسہ سالانہ کی کسی قدر جھلک ہم اپنے رپورٹر کے ذریعہ ناظرین کرام کو دکھا چکے ہیں۔ مزید غیر مبایعین کے آرگن کے الفاظ کی بنا پر پیش کی جاتی ہے۔

"پیغام صلح" نے اس جلسہ کو "نہایت ہی کامیاب" قرار دیا ہے۔ لیکن حسب معمول اتنا بتانے کی بھی جرأت نہیں کی۔ کہ اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ کیا گیا تھا۔ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ "مہمان ۲۲ دسمبر کو آنے شروع ہو گئے تھے۔ ۲۵ تاریخ تک کافی دوست آ گئے تھے"۔ "جلسہ میں حاضری کافی تھی"۔

ان "کافی" دوستوں کی کافی حاضری کی تعداد ہمارے رپورٹر کے نزدیک مولوی محمد علی صاحب کی تقریر کے وقت جو ۲۵ دسمبر کو ہوئی اور دوسرے مقررین سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ دو سو تھی۔ اور لاہور ایسے مقام میں اتنی تھوڑی تعداد ہے۔ کہ جس سے غیر مبایعین کے اثر و رسوخ اور ان کے "فعال جماعت" ہونے کے ادعا کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ ایسے مایوس کن اور حسرت ناک نظارہ کو دیکھ کر اور یہ خیال کر کے کہ انہی ایام میں جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں ہزارہا انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب سوائے اس کے کر ہی کیا سکتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو جس کی کثرت مولوی صاحب کے لئے سوہان روح ہے۔ کوستے۔ چنانچہ انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا:-

"آپ قادیانیوں کی کثرت پر نہ جائیں۔ یہ کثرتیں کام نہیں آیا کرتیں۔ یہ چیز کبھی باقی نہیں رہ سکتی۔ قادیانیوں کو بھی اسے چھوڑنا پڑے گا یا بہائیوں کی طرح کٹ کر اسلام سے علیحدہ ہونا پڑیگا"

کس قدر تعجب کی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تو جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہامات نازل کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کی کثرت کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمائیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب آپ کی جماعت کے متعلق یہ کہیں۔ کہ "کثرتیں کام نہیں آیا کرتیں" اور "یہ چیز کبھی باقی نہیں رہتی" "قادیانیوں کو بھی اسے چھوڑنا پڑے گا"۔

مولوی صاحب کے ان فقرات کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے ایک دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا کی شہادت سے ثابت ہے۔ کہ پہلے میں اکیلا تھا۔ اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی۔ اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا۔ کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے بعض الہامات کا جو آپ کی جماعت کی ترقی اور کثرت کے متعلق ہیں۔ ترجمہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے۔ کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القا کریں گے۔ مگر چاہیئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے۔ اور چاہیئے۔ کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے" (رہ صفحہ ۲۵)

ان الہامات اور پیشگوئیوں کے پورے ہونے کا جن میں "کثرت" عطا کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے۔ اور آ رہے ہیں۔ اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کر سکتا"۔

پھر فرماتے ہیں:-

"کون جانتا تھا۔ اور کس کے علم میں یہ بات تھی۔ کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے۔ اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا۔ بلکہ بڑھا۔ اور پھولا۔ اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۱)

اگر مولوی محمد علی صاحب کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے۔ کچھ وقعت ہے۔ اور اگر ان کے نزدیک ان تحریرات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی کثرت کے متعلق خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کی بنا پر قلم بند فرمائیں۔ کچھ حقیقت ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت جسے خدا تعالیٰ کے فضل سے "کثرت" حاصل ہے۔ اور جو روز بروز سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اسے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی پیرو تسلیم کریں بلکہ خود بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیرو کہلا کر جماعت احمدیہ کی کثرت کے خلاف جس رنگ میں وہ اظہار خیالات کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی معقولیت نہیں پائی جاتی۔ ذرا خیال تو فرمائیں۔ اگر کثرت اور ترقی ایسی ہی بری چیز ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے اپنے اسی پرچہ (۳ جنوری) میں اپنے گزشتہ سال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"سال گزشتہ سب سے بڑی تحریک تبلیغی پروگرام تھا . . . . جماعت میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اور اجتماعی تبلیغ کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا شوق اور جوش پیدا ہوا۔

اور اس تبلیغ کے ذریعہ قریباً دو سو کے قریب اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔" یہ دو سو کی تعداد جسے ایک طرف "قریباً" اور دوسری طرف "قریب" سے محصور کر دیا گیا ہے۔ اگر درست مان لیا جائے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ پہلی "قلت" کے مقابلہ میں یہ "کثرت" کیوں گوارا کی گئی۔ اور کیوں اپنی قلت کو کثرت میں تبدیل کرنے کے لئے تبلیغ پر زور دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ وہ خود قلت کی بجائے کثرت کے خواہشمند ہیں۔ اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کے لئے کوشاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہر سال کے بعد جب اپنی ناکامی اور اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور کثرت کا خیال کرتے ہیں۔ تو "کثرت" سے بیزاری کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایک خاص بات جس کا ذکر "پیغام صلح" نے اپنے جلسہ کی روئداد کے سلسلہ میں کیا ہے یہ ہے کہ لاہور کو اب اپنا مذہبی نہیں بلکہ قومی مرکز" قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "اس شدید سردی کے موسم میں لوگ دور دراز مقامات سے اپنے قومی مرکز احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تشریف لائے۔" ایک وقت تھا جب غیر مبائعین لاہور کے کوچہ "احمدیہ بلڈنگس" کو اپنا مذہبی مرکز قرار دینے کے لئے لاہور کو "مدینۃ المسیح" لکھا کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ اس کوچہ میں سوائے چند دفاتر کے اور کچھ نہیں رہ گیا۔ حتٰی کہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی وہاں کی رہائش راس نہیں آئی۔ اور وہ بھی وہاں نہیں رہتے۔ تو زیادہ سے زیادہ اسے قومی مرکز ہی کہا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ غیر مبائعین یہ بھی اعلان کر دیں۔ کہ انہوں نے اپنی قومیت کیا قرار دی ہے۔ اور سب غیر مبائعین نے اسے درست تسلیم کر لیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا اجلاس

حسب اعلان مندرجہ اخبار الفضل جملہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ کا اجلاس مسجد مبارک میں مورخہ ۲۷ کی شب کو منعقد ہوا۔ خاکسار بوجہ علالت اس اجلاس میں شامل نہ ہو سکا۔ اس لئے بموجودگی مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت شیخ یوسف علی صاحب معاون ناظر کی صدارت میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں چالیس جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیدار شریک ہوئے اور مندرجہ ذیل امور زیر غور لائے گئے۔

(۱) نظارت تعلیم و تربیت سے متعلق امور میں جماعت کے احباب کا تساہل

(۲) تعلیم و تربیت سے متعلقہ امور میں کامیاب طریقے تجارب اور احباب کا مشورہ

(۳) ماہواری رپورٹ کے بھجوانے میں باقاعدگی کس طرح اختیار کی جا سکتی ہے۔

پہلے احباب کو ایک مختصر تقریر کے ذریعہ تعلیم و تربیت کے کام کی اہمیت بتائی گئی۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت اور پریذیڈنٹ و امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ جو موجود تھے۔ ان سے فرداً فرداً ماہواری رپورٹ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جوابات سے ظاہر تھا کہ بہت کم احباب رپورٹ بھیجتے ہیں۔ اس پر تمام حاضر الوقت عہدہ داران نے بالعموم اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت نے بالخصوص یہ عہد کیا کہ آئندہ وہ باقاعدگی سے تعلیم و تربیت سے متعلق کام شروع کر دیں گے۔ اور ماہواری رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتے رہیں گے۔

دوسرے امر کے متعلق جب احباب سے دریافت کیا گیا۔ تو کسی نے کوئی خاص تجربہ یا کامیاب طریقہ نہ بتایا۔ بلکہ اکثر نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر بتایا گیا۔ کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکی اور مدنی زندگی میں لوگوں کے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے رات دن وقف کیا۔ اور بالآخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی تلقین کی گئی۔ کہ تعلیم و تربیت کا کام استقامت اور حلم و بردباری سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر استقلال اور استقامت اور باقاعدگی سے یہ کام کیا جائے گا۔ تو انشاء اللہ ضرور ہمیں کامیابی حاصل ہوگی۔ بالآخر چند نصائح کے بعد جلسہ دعا پر برخاست کیا گیا۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

الفراق

خاکسار بوجوہ امسال زیارت قادیان دارالامان سے محروم رہا۔ اس صدمہ میں حسب ذیل نظم ۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۰ہش کو لکھی گئی تھی۔ (خاکسار روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی سیالکوٹ)

میں ترستا ہوں قادیاں کے لئے
جیسے مرغ اپنے آشیاں کے لئے

سرزمیں جس کا ذرہ ذرہ ہے
چشمۂ زندگی جہاں کے لئے

ہے وہاں آج زائروں کا ہجوم
میں ہی کمبخت تنہا یہاں کے لئے

سب وہ تقریر سن رہے ہیں کہ ہے
جامِ تسنیم تشنگاں کے لئے

خطبۂ جانفزائے ابنِ مسیحؑ
ہے جو فردوسِ گوشِ جاں کے لئے

وہ مقدس سرودِ خلد کہ ہے
رشکِ ہر طائرِ جناں کے لئے

میں ہوں محروم اس سے کیوں یارب
میں تڑپتا ہوں جس بیاں کے لئے

عیدِ قرباں آئی اور گئی
حیف ہے روحِ خونچکاں کے لئے

میری گردن نہ تھی مگر لائق
دشنۂ لطفِ مہرباں کے لئے

حجِ ظلّی سے بے نصیب رہا
سر نہ قابل تھا آستاں کے لئے

پوچھ مت رازداں کہ ہے یہ وہ راز
جو نہیں گوشِ رازداں کے لئے

اے مسیحائے وقت ایک نظر
اپنے تنویرِ نیم جاں کے لئے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض دوستوں کو تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے کرنے کے متعلق یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تھی جو گزر چکی۔ مگر یہ درست نہیں۔ دراصل وعدوں کی آخری تاریخ تو ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ہے۔ اور بیرون ہند کے لئے ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء۔ اور جو جماعتیں اس ملک کے باشندوں پر شامل ہیں۔ وہاں کے لئے آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۴۲ء ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کو یاد رہے۔ کہ گو آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ وعدے ۳۱ جنوری کو ہی بھیجے جائیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ افراد اور جماعتیں اپنے وعدے جلد سے جلد ارسال کریں۔ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء کی تاریخ تو ان کے لئے ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے معذور رہے۔ خواہ ان کو بوجہ سفر وغیرہ خطبہ نہ ملا ہو۔ خواہ تحریک کا علم ہی نہ ہوا۔ پس ان کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔ کہ وہ آخری تاریخ میں وعدے حضور کے پیش کر لیں۔ پس دوستوں کو اپنے وعدے جلد سے جلد براہ راست حضور کے پیش کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

گمشدہ کیمرہ کی تلاش

یکم ماہ صلح کو قادیان سے سوا تین بجے بعد دوپہر چلنے والی گاڑی میں بٹالہ تک اور بٹالہ سے بدلکر امرتسر۔ لاہور۔ لائل پور اور ملتان جانے والی ٹرین کے تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہوئے ایک بڑا کیمرہ اور متعدد نیگیٹو گیٹیوس کے بکس میں بند تھے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو ملا ہو۔ یا ان کے علم میں کوئی بات آئی ہو۔ تو از راہ کرم مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ عبد الرحمٰن قادیانی دارالامان قادیان

ترقی احمدیت کے ذرائع

۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "ترقی احمدیت کے ذرائع" پر جو تقریر فرمائی - وہ درج ذیل کی جاتی ہے:- (ایڈیٹر)

میرا مضمون "ترقی احمدیت کے ذرائع" کے متعلق آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے۔ میں کوئی مقرر نہیں۔ کہ نہایت عمدہ مضمون آپ لوگوں کے سامنے پیش کر سکوں۔ مگر میں کوشش کروں گا۔ کہ اس اہم مضمون کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار حسب توفیق آپ کے سامنے کر دوں۔

ترقی کے معنے

ترقی ایک عربی کا لفظ ہے۔ اور اس سے مراد بلندی کی طرف جانا ہے جب ایک طالب علم کسی سکول میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس وقت اس کا مقصد دسویں جماعت پاس کرنا ہوتا ہے۔ پہلی جماعت سے جب کوئی طالب علم دوسری میں جاتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اس نے ترقی کی۔ پھر دوسری سے تیسری۔ اس طرح تیسری سے چوتھی میں جاتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اور ترقی کی حتی کہ طالب علم دسویں جماعت پاس کر لیتا ہے اس وقت ہم کہتے ہیں۔ کہ اس نے جہاں تک سکول کی تعلیم کا تعلق تھا۔ پوری ترقی کر لی۔ اس مثال سے ترقی کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی انسانی کوشش کا ہر وہ قدم جو اس کو اپنے مقصد کے قریب لاتا ہے اس انسان کی ترقی کہلاتا ہے حتے کہ انسان اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔

احمدیت کا حقیقی مقصد

احمدیت کی ترقی کے ذرائع بیان کرنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ احمدیت کا حقیقی مقصد ہم پر واضح ہو۔ تاکہ ہم اس کو حاصل کرنے کے لئے صحیح راستہ اختیار کر سکیں۔ کیونکہ جب تک انسان پر اپنا مقصد واضح نہ ہو۔ وہ اس کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔

احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہم کو حاصل ہوا۔ اس کی ترقی اسلام کی ترقی اور اس کا مقصد اسلام کا مقصد ہے۔ اور اس کی ترقی کے ذرائع وہی ہیں جن سے اسلام نے ابتدا میں ترقی کی۔ اور جن کو بھلا کر مسلمان آج اس قدر گر گئے ہیں۔ کہ ان کو اپنی ترقی کا کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی گم کردہ راہ کو تلاش کر کے دین اور دنیا میں سعادت حاصل کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ترقی کے راستہ کو چھوڑ کر دوسری قوموں کی طرح اپنی دنیا کی بھلائی۔ اور اصلاح کے لئے مصنوعی ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی ترقی خدا تعالیٰ نے اسلام کی اتباع میں رکھی ہے۔ اور جب تک وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے رہیں گے۔ ان کی دنیاوی ترقی کی بھی تمام راہیں مسدود رہیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیرت اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرتی کہ ایک قوم اپنے آپ کو منسوب تو اس کی طرف کرے۔ مگر اپنا مسلک وہ بنائے۔ جو خدائی مسلک نہیں ہے۔

احمدیت یا اسلام کی ترقی سے مراد یہ نہیں ہے کہ خود اسلام یا احمدیت کو کسی ترقی کی ضرورت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو ہر طرح مکمل کیا ہے۔ اس ترقی سے مراد خود ہم لوگوں کی ترقی ہے جو ہم اسلام اور احمدیت کی راہ میں کریں۔

اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے سامنے اپنا مقصد اور مدعا کھلا کھلا ہو تاکہ ہم اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس راستہ پر چل پڑیں۔ اور اس وقت تک چلتے رہیں جب تک ہم اس مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔ ہمارے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور ہمارے ہر فعل میں یہ مقصد ہمارے سامنے ہو۔ اور جو مشکلات ہمارے سامنے آئیں۔ ہم ان کو دور کر کے آخر اپنے مقصد کو پا لیں۔

اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کی غرض و غایت انسان کو اس راستہ پر چلانا ہے جس سے وہ اپنی پیدائش کی غرض کو پا لے۔

انسانی پیدائش کی غرض

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ عبادت ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ عبد اللہ طاع لہ وخضع۔ وذل۔ وخدمہ والتزم شرائع دینہ ووحدہ۔ یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرے۔ اور پورے طور پر اس کی اتباع کرے۔ اور اپنے نفس کو اس طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دے۔ گویا انانیت کا کوئی حصہ اس میں باقی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کے احکام پر پورے طور پر کاربند ہو۔ اور اس کی حدود کا احترام کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا کی معرفت - اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ انسان کو یہ تو مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے۔ اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے۔ اور جس نے پیدا کیا ہے۔ اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قوےٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے۔ یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہے"۔

اب جبکہ ہمیں انسانی پیدائش کی غرض معلوم ہو گئی تو ہم پر اپنا مقصد واضح ہو گیا۔ کہ یہ راستہ ہے۔ جو ہم نے اختیار کرنا ہے۔

ایک خاص بات

یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ غرض تمام مخلوق کی پیدائش کی ہے۔ صرف احمدیوں کی نہیں۔ کہ ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ ہم نے اس غرض کو پورا کر لیا۔ اور اس طرح ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

ہمارا فرض کس طرح ادا ہو سکتا ہے

ہمارا فرض صرف اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عبد بنائیں۔ اپنے کمزور بھائیوں۔ بہنوں۔ بیویوں اور بچوں کو اس راستہ پر چلانے کی ایسی کوشش کریں۔ کہ وہ حقیقی عبادت کا مفہوم سمجھ کر اس پر پورے طور پر کاربند ہو جائیں۔ اور بڑی ذمہ داری ہم پر یہ ہے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی کروڑوں مخلوق جو عبودیت سے دور جا پڑی ہے۔ اس کو انسانی پیدائش کی غرض بتلا کر خدا تعالیٰ کے دین کی طرف لائیں۔ اور پھر لوگوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اپنی ذات میں اس قابل ہو جائیں۔ کہ وہ صحیح راستہ پر قدم مارتے ہوئے چلے جائیں حتی کہ وہ اپنے مقصد حقیقی کو پا لیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمت صرف ہم پر ہی نہ ہو۔ بلکہ ہمارے بھائیوں اور ہماری اولادوں۔ اور پھر تمام دنیا پر یکساں نازل ہو۔ اور ساری دنیا اپنے مقصد حقیقی کو حاصل کرے۔

حقیقی عبد وہ ہے جو تمام دنیا کو عبودیت پر جمع کرے

ایک مسلمان صرف اسی وقت حقیقی عبد کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تمام دنیا کو اسلام اور عبودیت پر جمع کرے۔ یا پھر اس کوشش میں دنیا سے رخصت ہو جائے۔ اور جب اپنے مالک حقیقی سے ملے۔ تو وہ اس کو کہہ سکے۔ کہ اے میرے مالک جب تک تو نے مجھے دنیا میں مہلت دی۔ میں نے اپنے نفس کو تیری عبادت میں لگائے رکھا۔ اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں دوسروں کو اس راستہ کی طرف بلاتا رہا۔ میں تیرے پاس اس راستہ پر چلتا ہوا آیا ہوں۔ اور باوجود اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے تیری وسیع رحمت کا امیدوار ہوں۔

عبودیت کا مرتبہ کس طرح حاصل ہو

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے صرف اس میں ہمیں احکام ہی نہیں دیئے۔ اور صرف ہمارے اوپر ذمہ واریاں ہی نہیں رکھیں۔ بلکہ جہاں کوئی ذمہ واری انسان پر خدا نے ڈالی ہے۔ وہاں اس کو پورا کرنے کے طریق بھی ساتھ ہی بتلائے۔ تاکہ کمزور انسان کو خدائی معرفت حاصل کرنے میں کوئی مشکلات نہ ہوں۔ بلکہ اس وقت خدا تعالیٰ خود رہبر بن کر آتا ہے اور انسان کی اس راہ میں راہبری کرتا ہے۔

دعاء

سب سے اول اور اہم ترقی کا راز۔ خدا تعالیٰ کے سامنے گرنا اور اس سے اس امر کی توفیق مانگنا ہے۔ کہ وہ ہم کو اپنا مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس بات پر کامل یقین رکھنا ہے کہ خدا ہماری دعا سنتا ہے۔ خدا فرماتا ہے واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون۔ یہ دعا عبودیت کے مقصد کے حصول کے لئے ہے اور خدا اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔ دوسری بات اس کے حصول کے لئے اجتماعی کوشش اور اخوت ہے۔ خدا تعالیٰ نے اخوت کو بطور انعام قرآن کریم میں یاد فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها۔ (آل عمران رکوع ۱۱)

یعنی تم اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور کوئی نظام تم میں نہیں تھا۔ پھر اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تم میں اتحاد قائم کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں تم ایک دوسرے کے بھائی ہو گئے۔ اس سے قبل تم آگ کے کنارہ پر کھڑے تھے۔ لیکن اللہ نے تمہیں اس عداوت اور کینہ کی آگ سے بچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنے درس القرآن میں فرماتے ہیں۔ "میں تمہیں درد دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے۔ اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا مزا چکھا ہے۔ ان کی قوم ایک کس مپرسی حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعہ ساری دنیا میں عظیم الشان اور مظفر و منصور ہو گئی۔"

(درس القرآن زیر آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا)

پس مذہب کی عظیم الشان قوت کا بہت بڑا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے ماننے والوں کے احساسات اور خیالات کو ایک مرکز پر لا کر متحد کر دیتا ہے۔ اور اس طرح یہ اتحاد ترقی کرنے والے عناصر کا قائمقام ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر یہ اتحاد قوی اور وسیع ہو گا۔ اسی قدر ترقی زیادہ شاندار ہو گی۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اس متحدہ کوشش کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی

اطاعت امیر

قومی ترقی کے لئے وحدت اور نظام کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اور یہ اتحاد اور یگانگت اسی وقت حاصل ہوتی ہے۔ جب تمام قوم ایک امیر کے ماتحت ہو۔ اور اس کے حکموں کی ہر لحاظ سے اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ اسلام نے اس پہلو پر بہت زور دیا ہے۔ کہ یہ لوگ قوم کے مطاع ہوں۔ ان کی کامل طور پر اطاعت کرنا فرض ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالک خیر و احسن تاویلا (النساء ۸) کہ اے ایمان لانے والو تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اور اگر کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے۔ تو الٰہی شریعت اور نبی کے احکام اور اقوال کی طرف رجوع کر کے اس کا فیصلہ کرو۔ اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہو۔ تو یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور انجام کے لحاظ سے بھی یہی اصل مفید اور بابرکت ہے۔

قرآن مجید کے علاوہ احادیث میں بھی اس کا تاکیدی حکم وارد ہے۔ کہ امام وقت کی اطاعت لازم ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصا امیری فقد عصانی (صحیح مسلم) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں جو ابن عمر سے مروی ہے لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ (صحیح مسلم) کہ مسلمان وہ شخص ہے جو اپنے امیر کی اطاعت کرے خواہ وہ کسی بات کو پسند کرے یا نہ کرے۔ سوائے اس کے کہ کوئی بات خلاف شریعت ہو اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبداً حبشیاً (مسند احمد بن حنبل) کہ اے لوگو میں تمہیں اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ کہ تم فرمانبرداری اور اطاعت کرو۔ اگرچہ ایک حبشی غلام ہی حاکم ہو

تبلیغ

قومی ترقی کا ایک اور بہت بڑا ذریعہ تبلیغ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (مائدہ ۱۰) کہ اے رسول جو پیغام تجھے دیا گیا ہے۔ تو اسے لوگوں کو پہونچا دے اگر یہ پیغام لوگوں کو پہونچایا نہ گیا۔ تو یہ کام ادھورا رہ جائے گا۔ اور کلام الٰہی کی تبلیغ میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور لوگ تیرے قتل کے منصوبے کرینگے۔ مگر اللہ تعالےٰ ان سب مصائب سے تجھے نجات دیگا۔ اور تیری حفاظت فرمائے گا۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٓئک ھم المفلحون (آل عمران ۱۱) کہ اے مسلمانو تم اگر ترقیات اور فتوحات چاہتے ہو۔ تو اس کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں میں تبلیغ کرے۔ نیک باتوں کی تحریک کرے۔ اور بری باتوں سے روکے۔ جو جماعت اس کام کو اختیار کرے گی وہ کامیاب ہو گی۔

پس تبلیغ سے بھی قومی ترقی کا خاص تعلق ہے۔ اسلام کی ترقی کا اصل باعث بھی تبلیغ ہی ہے۔ اور تبلیغ میں جو زیادہ اہم بات ہے۔ وہ انسانی نمونہ ہے۔ جس قدر انسان اپنے نمونہ میں کامل اور بہتر ہو گا۔ اسی قدر اس کی تبلیغ موثر اور مفید ہو گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ اور واقعات شاہد ہیں۔ کہ ابتدائی زمانہ میں اسلامی ترقی کا ایک بہت بڑا سبب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی کشش تھا۔ آپ کے نمونہ کو دیکھ کر انسانی دل پگھل جاتا تھا۔ اور وہ فوراً یہ کہہ اٹھتا تھا۔ کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ابتدائی زمانہ میں اسلام کی اشاعت جو دور دراز ممالک میں ہوئی اس کا بھی بہت بڑا سبب یہی تھا کہ اسلام کے فدائی جس ملک میں گئے وہاں اپنے پاکیزہ نمونہ سے لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنا لیا۔ اگر تاجر بن کر گئے تو بھی ایسا نمونہ دکھلایا۔ کہ لوگ ان کے مذہب کی خوبیوں کے قائل ہو گئے اور اگر صوفیا کے لباس میں کسی جگہ پہونچے۔ تو اس علاقہ میں اپنے بہتر نمونہ اور اعلےٰ اخلاق سے ایک دھوم مچا دی۔ پس تبلیغ کے یہ مختلف طریق ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان دوسروں پر اثر ڈال کر انہیں اپنے مذہب کا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ اور یہ کام صرف چند افراد کا نہیں بلکہ ساری قوم کا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوتی۔ اور جو قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہونچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ۔ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے! اور کہے کہ اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے جس دن سے تم یہ سمجھو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ . . . . . اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو" (خطبہ جمعہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۲ء)

صحیح جدوجہد

قومی ترقی کے لئے صحیح جدوجہد کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ مگر اس میں عام کوشش شامل نہیں۔ بلکہ اس سے مراد ایسی محنت ہے۔ جس کی کوفت محسوس ہو۔ جب تک قوم کے سب افراد سستی اور کاہلی کو ترک کر کے ایسے رستہ پر گامزن نہ ہوں۔ جو انہیں ترقیات کی طرف لے جائے۔ اس وقت تک ترقی کا حاصل ہونا مشکل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کہ جو لوگ ہم تک پہونچنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم ان کی کوشش کو کامیاب کر کے انہیں اس راستہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ جس پر چل کر وہ ہماری رضا کو حاصل کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "جس طرح ہماری دنیاوی زندگی میں صریح نظر آتا ہے۔ کہ ہمارے ہر ایک فعل کے لئے ایک ضروری نتیجہ ہے۔ اور وہ نتیجہ خدا تعالےٰ کا فعل ہے۔ ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۳)

جب کوئی قوم صحیح طور پر جدوجہد کر کے ترقی کی طالب ہوتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ (حٰم سجدہ ۴) کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں خدا ہمارا رب ہے۔ پھر اس امر پر وہ قائم ہو جاتے ہیں تو ان پر خدا کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جو انہیں کہتے ہیں کہ تم کچھ بھی خوف اور حزن نہ کرو۔ اور خدا کی جنت جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے اس پر خوش ہو جاؤ۔ ہم اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے مددگار ہیں۔ پس صحیح کوشش اور خدا کے احکام کی اطاعت یہ بھی قومی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور اس سے خدا کی تائید اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔

اخلاق فاضلہ

قوم کے افراد کا اعلیٰ اخلاق سے متصف ہونا بھی ان کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ اسلام نے اس پہلو پر بہت زور دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا کہ انك لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ ایسا ہی عام لوگوں کو یہ ہدایت دی کہ تخلقوا باخلاق اللہ۔ کہ تم اپنے اندر الٰہی صفات اور اخلاق پیدا کرو۔ اسلام نے اصولی طور پر اسکی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسانِ وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (نحل ۱۳) کہ اللہ تعالیٰ تم کو عدل اور احسان اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں ان بدیوں سے روکتا ہے جو ظاہر ہیں۔ اور ان بدیوں سے بھی جو لوگوں کو بری لگتی ہیں۔ نیز جن سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ وہ تمہیں ان باتوں کی نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم دنیا میں نیک نام چھوڑ و۔

اسی طرح ایک طرف جب لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے امراء اور حکام کی اطاعت کریں تو دوسری طرف انہیں یہ بھی ہدایت دی کہ وہ لوگوں سے عدل کریں۔ اور حکومت اور امارت کو امانت کے لفظ سے موسوم کرکے یہ لطیف اشارہ کیا کہ اسے عمدگی سے نبھاؤ۔ اور اس میں کوئی بددیانتی اور کمزوری نہ دکھاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ ان اللہ یامرکم ان تودوا الاَمانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل اِنّ اللہ نعما یعظکم بہ (نساء ۸) کہ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم ہے کہ حکومت ایک امانت ہے۔ اسے اسکے اہل کے سپرد کرو۔ اور جس شخص کو یہ امانت ملے اس کا فرض ہے کہ وہ عدل اور انصاف سے کام کرے

غرض یہ وہ اصول ہیں جن سے قومی ترقی وابستہ ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جس جماعت کا قیام دنیا میں فرمایا ہے۔ اسکی ترقی بھی انہی اصول کو اختیار کرنے سے ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی ترقی اور کامیابی کیلئے متعدد مقامات پر پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت و برہان کی رُو سے سب پر انکو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنیکا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہانتک کہ قیامت آجائیگی .... ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵)

"مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائینگے یا نابود ہوتے جائینگے۔ جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہانتک کم ہوگئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۶)

اب میں ترقی حاصل کرنے کے وہ گر بیان کرنا چاہتا ہوں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک تازہ خطبہ میں بیان فرمائے ہیں۔ اور جن کو مدنظر رکھنے سے ہماری جماعت کے تمام افراد بہت جلد رُوحانی غلبہ حاصل کرسکتے ہیں۔ آپ یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا۔ اے مومنو! جب تم صداقت تسلیم کرلوگے تو فوراً شیطان تم پر حملہ کردیگا۔ اسلئے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جس بات کو تمہارے دماغ نے صحیح تسلیم کرلیا ہے۔ جس بات کو تم نے دلائل اور مشاہدات سے صحیح مان لیا ہے۔ اسے خوب مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اُسے چھوڑو نہیں۔ .... پھر فرماتا ہے۔ وصابروا جب انسانی نفس شیطانی حملہ کا مقابلہ کرے تو پھر شیطان باہر سے حملہ کردیتا ہے۔ اور باہر سے جو حملہ ہو۔ اس میں شیطان کے مقابلہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ حملہ دوسروں کے ذریعہ سے کروایا جاتا ہے۔ ... گویا صابروا کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جب تم نفس کا مقابلہ کرلو گے۔ تو اسوقت شیطان پھر جوش میں آئیگا اور کہیگا۔ اوہو۔ انپر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ یہ تو بڑھتے چلے جارہے ہیں چنانچہ وہ اپنے چیلوں کو حکم دیگا کہ ان پر اکٹھے ہو کر حملہ کردو۔ اسوقت یاد رکھو۔ وہ اکیلے اکیلے لڑنے کا وقت نہیں ہوگا۔ بلکہ جماعتی صورت میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اسلئے تم اکٹھے ہو جاؤ۔ اور سب مل کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ ... پھر صابروا کہکر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ تمہیں شیطان کے مقابلہ کیلئے اپنے اندر ایک نظام قائم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی قوم اسوقت تک ترقی نہیں کرسکتی جبتک اسکے اندر ایک نظام نہ ہو۔ یہی حکمت ہے جس کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں نظام قائم رکھا ہے پہلے نبوت ہوتی ہے پھر نبوت کے بعد خلافت آجاتی ہے تا مسلمان اکٹھے رہیں اور مل جل کر دشمن کا مقابلہ کرسکیں۔ ... اسکے بعد فرماتا ہے۔ ورابطوا جو قومیں یہ سمجھتی ہیں کہ ان کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ شیطان کا مقابلہ کرلیا اور اسے شکست دیدی۔ وہ بھی بسا اوقات کچھ مدت کے بعد شیطان کے مقابلہ میں ہار جاتی ہیں۔ اسلئے کہ وہ تیسرے قدم میں سست ہو جاتی ہیں اور اس امر کا خیال نہیں رکھتیں کہ گو دشمن ایک دفعہ شکست کھا چکا ہے مگر امکان ہے کہ وہ دوبارہ حملہ کردے اور فتح کو شکست سے بدل دے ... اسلئے فرمایا۔ جب تم دشمن کو شکست دیدو۔ اور تم سمجھ لو۔ کہ اب صابروا کا وقت جاتا رہا۔ تم مطمئن ہو کر نہ بیٹھ رہو۔ کیونکہ ابھی ایک اور مقام رہتا ہے اور اگر تم نے اس مقام کا خیال نہ رکھا تو دشمن تمہیں جب بھی غافل پائیگا حملہ کردیگا۔ چنانچہ فرماتا ہے ورابطوا۔ جب تم کوئی علاقہ فتح کرلو۔ یا رُوحانی طور پر شیطان کو کسی علاقہ سے نکالدو۔ جیسے بعض جگہ گاؤں کا گاؤں احمدی ہو جاتا ہے تو ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ یہ نصیحت کرتا ہے۔ کہ مومنو، کو غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ رباط کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ جہاں سرحدیں ملتی ہیں وہاں چوکیاں قائم کیجائیں۔ تاکہ دشمن اچانک ملک میں داخل نہ ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس آیت میں لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ قوموں کی بڑی بھاری غلطی یہ ہوتی ہے کہ جب وہ کامیابی حاصل کرلیتی ہیں تو سمجھ لیتی ہیں کہ اب وہ کلی طور پر جیت گئی ہیں۔ حالانکہ کلی طور پر جیت دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اگر کوئی قوم دنیا کو کلی طور پر جیت لے اور پھر ہمیشہ اپنی سرحدوں کی نگرانی رکھے۔ تو اُسے کبھی شکست ہی نہ ہو۔ مگر دنیا میں سینکڑوں قومیں ہیں جو فاتح ہوئیں اور پھر انہوں نے یہ خیال کیا کہ اب وہ کلی طور پر فاتح ہو گئی ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان میں غفلت پیدا ہو گئی اور وہی فاتح قومیں مفتوح اور ذلیل ہو گئیں۔ .... یہی مرابطہ ہے جس سے قوموں کے غلبہ کو پائداری حاصل ہوتی ہے۔ خواہ یہ غلبہ جسمانی ہو یا رُوحانی۔ رُوحانی دنیا میں بھی کئی لوگ جب انہیں فتح حاصل ہوتی ہے یہ خیال کرلیتے ہیں کہ اب شیطان بالکل مر گیا ہے۔ حالانکہ وہ مرا نہیں ہوتا۔ بلکہ قریب ہی چھپا بیٹھا ہوتا ہے۔ تاکہ جب بھی مومن غافل ہوں وہ انپر حملہ کردے۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ مرابطہ سے کام لیں اور ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہیں۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۴۲ء نمبر ۲۷۱ صفحہ ۲ تا ۵)

خلاصہ

غرض اسلام یا احمدیت کی ترقی یا بالفاظ دیگر ہماری اور تمام مخلوق کی ترقی کا راز اس بات میں پنہاں ہے کہ آپ (۱) انسانی پیدائش کا مفہوم اپنی نظر کے سامنے رکھیں (۲) نہ صرف خود اس پر چلیں بلکہ اپنے بھائیوں اولاد اور دیگر مخلوق کو بھی اسی رستہ پر لائیں (۳) اس بات پر یقین رکھیں کہ یہ مقصد خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے مطابق ہر اس شخص کے ساتھ ہے جو اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی زندگی لگا دیتا ہے (۴) دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ ہماری کوشش اور ہمارے ذرائع کچھ نہیں کرسکتے جبتک خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہمارے شامل حال نہ ہو (۵) اپنے اندر اخوت پیدا کریں اور اجتماعی اور منظم کوشش کریں۔ (۶) خلیفہ اور اپنے امرا کی اطاعت کریں کیونکہ اسی میں برکت ہے (۷) دنیا میں تبلیغ اسلام کریں کیونکہ اس سے نہ صرف تم پر خدا کا فضل نازل ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق بھی اس فضل میں شامل ہوگی اور اس طرح تمہارے لئے دُہرا اجر ہوگا (۸) صحیح طریق پر کوشش کرو تاکہ ہماری کوشش کا کوئی حصہ بھی بے نتیجہ نہ جائے (۹) اخلاق فاضلہ پیدا کرو کیونکہ اس سے تمہارا نفس پاک ہوگا اور لوگ اس اثر سے خود بخود تمہاری طرف کھچے آئینگے (۱۰) آخر میں یہ کہ دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں کو بار آور کرے۔ ہمیں نیکی تقویٰ اور اصلاح کی توفیق دے۔ ہماری اولادوں کے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو اور وہ سچے دل سے خادم دین بنیں۔ اور یہ کہ تمام

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

حسب ذیل تقریر قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ پیشوایان مذاہب میں خان بہادر نواب محمد الدین خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے فرمائی۔

پنجاب کو یہ فخر ہے۔ کہ بابا نانک رح جیسے روشن ضمیر بزرگ ولی اس خطہ میں پیدا ہوئے۔ میں نے باوا صاحب کا جنم استھان دیکھا ہے۔ جہاں وہ کھیلا کرتے تھے۔ بال لیلہ وہ جگہ دیکھی ہے۔ کیارہ صاحب جہاں وہ مال چرتے تھے کھیتی کرتے تھے۔ اور سچا سودا جہاں انہوں نے اس مال سے جو انکے باپ نے ان کو تجارت کے لئے دیا تھا۔ کیا تھا۔ یہ ہمارے سکھ بھائیوں کیلئے بڑی قابل تعریف بات ہے کہ انہوں نے باوا صاحب کی یادگاروں کو بہت اچھی حالت میں قائم رکھا ہوا ہے۔

باوا صاحب کو یہ بھی شرف ہے۔ کہ انہوں نے پرگنہ بٹالہ میں پیدا ہونے والے نور یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر چار سو سال پہلے دی (صٹ ۲۵۱ جنم ساکھی)

باوا صاحب نے تلنگ محلہ سری گرنتھ صاحب میں فرمایا ہے۔ کہ جب ملک میں کائیا کیسر ٹک ٹک ہوسی (یعنی ملک میں فسق و فجور اور دکھ بڑھ جائیگا) تو شمالی ہندوستان سے مرد کا چیلا (یعنی نبی) اٹھیگا۔ اور سچ کی بانی سنائیگا۔ اور سچ کا پرچار کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بابا نانک کے متعلق فرمایا ہے۔

سنو مجھ سے اے لوگو نانک کا حال
سنو قصۂ قدرت ذو الجلال

وہ تھا آریہ قوم سے نیک ذات
خردمند خوش خو مبارک صفات

ابھی عمر سے تھوڑے گذرے تھے سال
کہ دل میں پڑا اس کے دیں کا خیال

اسی جستجو میں وہ رہتا مدام
کہ کس راہ سے سچ کو پاوے تمام

کبھی باپ کی جب کہ پڑتی نظر
وہ کہتا کہ اے میرے پیارے پسر

میں حیراں ہوں تیرا یہ کیا حال ہے
غم کیا ہے جس سے تو پامال ہے

مجھے سچ بتا کھول کر اپنا حال !!
کہ کیوں غم میں رہتا ہے اے میرے لال

کہا رو کے حق کا طلبگار ہوں
نشاں دہ پاک کرتار ہوں

سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا
کہ اے میرے کرتار مشکل کشا

میں تیرا ہوں اے میرے کرتار پاک
نہیں تیری راہوں میں خوف ہلاک

تیرے در پہ جاں میری قربان ہے
محبت تیری خود میری جان ہے

وہ طاقت کہ ملتی ہے ابرار کو
وہ دے مجھ کو دکھلا کے اسرار کو

حضرت بابا صاحب کو خدا پرست بزرگوں اور ولیوں سے بہت محبت تھی سیالکوٹ بابا دی بیر کے نزدیک حضرت شاہ محمد غوث کی جگہ ہے۔ جہاں بابا صاحب اکثر ان کی صحبت میں رہتے تھے شیخ فرید کا ذکر ان کی اکثر بانیوں میں آتا ہے ؎

اٹھ فریدا ستیا صبح نماز گذار

آپ نے شیخ فرید کی رفاقت میں لمبے لمبے سفر بھی گئے۔ جیسا کہ جنم ساکھی میں آتا ہے جہاں وہ کسی مہا پرش اور بزرگ کی خبر پاتے وہیں پہنچتے۔ اور اس سے تبادلہ خیالات کرتے۔ ڈیرہ بابا نانک صاحب میں جو چولا بابا صاحب کا موجود ہے۔ اور جس پر کلمہ اور قرآن شریف کی آیات لکھی ہیں۔ اور جو گذشتہ چار سو سال سے محفوظ ہے۔ اور تمام سکھ قوم میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس متبرک چولہ صاحب کی زیارت کو وہ ثواب سمجھتے ہیں۔ یہ درحقیقت رواداری اور محبت کا سبق تھا۔ جو باوا صاحب نے اپنے چیلوں سکھوں کو دیا۔

آپ نے ہمیشہ توحید۔ ایک ہی کرتار کا پرچار کیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

پاس ماس سب جیو تمہارا توہیں کھرا پیارا
نانک شاعر ایہو کہت ہے سچے پروردگارا

یعنی یہ سانس اور جان سب تمہاری طرف سے ہیں۔ اور تو مجھے بہت پیارا ہے۔ یہی بات نانک کہتا ہے۔ اے سچے پروردگار۔

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

کرم دھرتی شریر جگ جو بووے سو کھات
کہو نانک بھگت سوہیں دوار من مکھ سدا موات

یعنی یہ دنیا کھیتی ہے۔ جو بوئیں گے وہی کھائیں گے۔ نانک کہتا ہے۔ بھگت (عاشقان الٰہی) ہی دلی مراد حاصل کرتے ہیں۔ من مکھ (نفس کے بندے) یہاں بھی ٹکریں مارتے ہیں۔ وہاں بھی۔ کرنی باہجوں بہشت نہ پائے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو۔ از مکافات عمل غافل مشو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے

حضرت بابا صاحب کہتے ہیں:۔

کوڑ پڑھنا کوڑ بولنا مایا نال پیار
نانک من نانویں کو تھہ نہیں پڑھ پڑھ ہووے خوار

یعنی جھوٹ پڑھنا۔ اور جھوٹ بولنا۔ دنیا کے مال سے پیار رکھنا سب گمراہی ہے نانک کہتا ہے۔ ایسا علم جس میں خدا کا نام نہیں۔ اس کو پڑھ کر آدمی خوار ہوتا ہے

من مکھ اندھے کچھ نہ سوجھیں
مرن لکھایا ایہہ نہیں بوجھیں

مایا موہ ایہہ جگ سوتا
نام وسار دکھ سے روتا

نانک نام دھیائے سچ رہے
جو تسی بھاوے کار کرا دیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی

"الفضل" کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا تاکیدی ارشاد فرماتے ہوئے اس امید کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ دوست حضور کی سفارش کو ضرور قبول کریں گے۔

"الفضل" کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اسکی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت اتنی نہیں۔ جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہے کسی زمانہ میں ہماری جماعت عورتیں اور بچے ملا کر بھی اتنی نہیں ہوگی۔ جتنی اب یہاں موجود ہے۔ مگر اس وقت سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت ڈیڑھ دو ہزار ہوتی تھی۔ مگر اب الفضل کے خریدار صرف بارہ سو ہیں۔ حالانکہ اگر کچھ نہیں تو پانچ چھ ہزار اسوقت ہونے چاہئیں۔"

نیز فرمایا: "سلسلہ کے اخبارات میں سے الفضل روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں۔ مجلس شوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس۲۰ یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر الفضل خریدیں اور جس جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو وہ "الفضل" کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے۔" ہم مخلصین جماعت کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی اس مبارک خواہش کو۔ کہ الفضل کے کم سے کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے حضور نے اخبارات خریدنے اور پڑھنے کو کسقدر ضروری قرار دیا۔ اور اس کیلئے کسقدر تاکید فرمائی۔ اس کا اندازہ آپ حضور کے ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ فرمایا: "انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کا سانس لینا ضروری ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔" الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روزانہ آرگن ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات ملفوظات و تقاریر مرکز کے حالات۔ مجاہدین سلسلہ کی تبلیغی رپورٹیں۔ اور دیگر اہم مرکزی اطلاعات احباب تک پہنچانیکا بڑا ذریعہ۔ الفضل آپ کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے پس کون ہے جو اس روحانی غذا کے حصول کیلئے کسی قربانی سے دریغ کرے۔ اور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکی تڑپ اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپیہ۔ الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ للعہ ہے۔ مینجر الفضل قادیان

جس سیچ پہلے سیچ دکھائے
سیچ کسوٹی لا دینا

جنم ساکھی میں فرمایا:-
صلوٰۃ گذشت کو آکھو لکھ تے نت
خاصے بندے رب دے سرترٹے مد،

یعنی گذرے ہوئے نبی پر ہمیشہ درود پڑھو۔ وہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اور مقبولانِ خدا کے سردار۔ پھر فرمایا؎

خصم وسارے تے کمذا
نانک ناوے یاج سنات

یعنی خدا کو بھول جانے سے انسان نیچ ہو جاتا ہے۔ اور جو خدا کے ہو جاتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر کون اونچا اور بلند ہو سکتا ہے فرمایا:-

تجھ بن پار برہم نہیں کوئی
یعنی پرماتما تیرے بغیر کوئی خدا نہیں۔
تسے شریک ناہی ہے کوئی
یعنی اس کا کوئی شریک نہیں۔
صاحب میرا ایکو ہے
یعنی ہمارا خدا ایک ہی ہے۔
ایکو کرتار اور نہ کوئی
ایکو سود اور نہ کوئی

ایکو صاحب تے ایکو حد
ایکو سیود دوجے رد

دوجا کاہے کرئے جمے تے مرجا
ایکو سمرر نانکا جل تھل رہا سما

یعنی عبادت کے لائق ایک ہی خدا ہے۔ جس کی حد و اکائی کے اندر ہے۔ اسلئے اس کے نام کا سمرن کرو۔ دوسرے سے روگردانی کرو۔ جو جنم لیتا ہے۔ اور مرتا ہے۔ اس کو پوجنا فضول ہے۔ اے نانک جو تری اور خشکی پر حاوی ہے۔ صرف اس ایک کی پرستش لازم ہے۔ اور بس۔ فرمایا؎

خدا ایک اسمجھ دیو بانگاں
دوجا بانگ نماز کتیب بن بجھے جاسی

یعنی خدائے واحد کی عبادت کے لئے بیشک اذان دو۔ روزہ رکھنا بانگ دینا۔ نماز پڑھنا کتاب یعنی قرآن شریف پڑھنا۔ اگر تم بدوں حقیقت جانے محض دکھاوے کے طور پر عمل کرتے ہو تو تمہارا اس قسم کا کیا کرایا سب رائیگاں جائیگا۔ یہ کتنی بڑی غلط فہمی ہے۔ کہ باوا صاحب تو کہتے ہیں۔ اذان دو۔ مگر سکھوں کے بعض مواضعات میں اذان میں روکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔ اللہ جزاءِ خیر دیوے۔ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کو کہ انہوں نے اذان کا ترجمہ گورمکھی میں شائع کیا ہے۔ اسے پڑھ کر کوئی سکھ یہ نہیں کہے گا۔ کہ یہ کوئی ایسی بات ہے۔ جو اس کے مذہب کے خلاف ہے۔ انہوں نے قرآن شریف کا ترجمہ بھی گورمکھی میں شائع کیا ہے۔ اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی۔

ہندوستان میں بے شمار ذاتوں قوموں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ یہ جو آئے دن مذہب کے نام پر فساد اور سر پھٹول ہوتا رہتا ہے۔ اس سے روز بروز ملک کی فضاء مکدر ہو رہی ہے۔ اور اس سے بڑا دکھ بڑھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے لمبی عمر عطا فرمائے۔ کہ آپ نے قوموں اور فرقوں سے منافرت دُور کرنے کے لئے یہ مبارک تجویز کی ہے کہ مختلف مذہبوں کے پیشواؤں اور مہا پرشوں کی سیرت کے جلسے کئے جاویں۔ اور ان کی سیرت کی خوبیاں پیش کی جائیں جس سے اہل ملک کو ان کی عزت کرنے اور نیکی سے یاد کرنے کا سبق ملے۔ اور موجودہ منافرت اور فسادات ملک سے دور ہو کر بھارت کے لئے امن دائمی کی بنیاد پڑے۔ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے اور اہل اسلام کے لئے اور سب قوموں کے لئے برکت کا باعث تھا۔ اور اگر ہمارے سکھ اور ہندو بھائی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سی تعظیم اور پاک الفاظ سے یاد کریں جیسے کہ ہم باوا صاحب کو اور سری کرشن جی مہاراج اور سری رام چندر جی مہاراج کو یاد کرتے ہیں۔ تو یقیناً یہ ملک کی خوش قسمتی ہو گی۔ اور یہی نسخہ ہے۔ جس سے بھارت کے دکھ دور ہو سکتے ہیں۔

اس وقت تمام دنیا میں آگ لگ رہی ہے۔ ایک خوفناک اور مہلک جنگ جاری ہے۔ جس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ ہندوستان کے نزدیک آ رہی ہے۔ ایسے وقت میں ضروری ہے۔ کہ تمام اہل ہند آپس کے جھگڑوں اور اختلاف چھوڑ کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ اور جب تک فتح ہو کر دنیا میں امن قائم نہیں ہو جاتا۔ اسوقت تک ایسے باہمی مناقشات سے باز رہیں۔ جو گورنمنٹ کیلئے پریشانی کا باعث ہوں۔ اور ملکی فلاح تو تب حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ جنگ کے بعد تمام قومیں باہمی تعلقات میں ان اصول کی پیروی کریں جن پر سب اقوام کی بہتری کیلئے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ زور دے رہے ہیں اور نمونہ دکھا رہے ہیں؎
یہی اس کش مکش میں کامیابی کا سہارا ہے

نہایت ضروری گزارش

جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں ان اصحاب کی فہرست شائع کر دی گئی تھی۔ جنکا چندہ ختم ہے۔ اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا فرما دیں بعض اصحاب نے وعدہ کرنیکے باوجود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا نہیں فرما سکے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب سے جنکا چندہ ختم ہو مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ انکی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے سب احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(منیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی۔ ایس سی (آنرز) ایل ایل۔ بی پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ اول گجرات پنجاب

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۵۵ بابت ۱۹۴۱ء

قاسم ولد کھیون قوم ارائیں سکنہ ڈھنگ وال بنام محمد دین وغیرہ

دعویٰ استقراریہ

بنام (۱) فتح علی ولد مولاداد جٹ سکنہ چک ۳۳ خاصہ تحصیل پھالیہ۔ (۲) علم دین (۳) شکر دین پسران بھانا اقوام ارائیں سکنان کڑیال تحصیل بھمبر ریاست جموں (۴) محمد دین (۵) عشا (۶) فضل پسران عمر اسکنان پکا دارڈہ تحصیل سیالکوٹ (۷) منگل سنگھ ولد گوردت سنگھ اروڑہ سکنہ مانووال تحصیل گجرات (۸) مسماۃ بھیمی بیوہ گہنا قوم اروڑہ سکنہ گوٹریالہ تحصیل کھاریاں مدعا علیہم و (۹) دھاتو (۱۰) فتح علی پسران غلام نبی قائمقامان غلام نبی متوفی ساکنان چک ۳۳ خاصہ تحصیل پھالیہ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمیان مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۲ر جنوری ۱۹۴۲ء کو مقام گجرات حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آ دیگی۔

آج بتاریخ ۵ ر ماہ جنوری ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور ۷ جنوری سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج صبح جاپانیوں نے مسلح موٹروں کی امداد سے زیریں پیراک کے محاذ پر زبردست حملہ کیا۔ اور ہماری صفوں کے اندر گھس آئے۔ پہانگ کے محاذ پر ہماری فوجیں طے شدہ سکیم کے ماتحت پیچھے ہٹ رہی ہیں کوالالمپور کے شہر کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوج کا طوفانی ڈویژن بھی ملایا پہونچ چکا ہے۔ برما میں دشمن کی ہوائی سرگرمیاں تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ کل رات رنگون پر دو بار ہوائی حملہ ہوا۔ بعض جگہ آتش افروز بم بھی پھینکے گئے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ہوائی حملوں سے نقصان اٹھانے والوں کی امداد کے لئے گورنر برما نے ایک فنڈ کھولا ہے۔ جس میں سات لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

دہلی ۷ جنوری سمندر پار رہنے والے ہندوستانیوں سے تعلق رکھنے والے محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملایا سے آٹھ لاکھ ہندوستانی مزدوروں کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے لئے انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ تاہم عورتوں اور بچوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۷ جنوری سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فلپائن کے سارے محاذ پر جاپانی فوجوں اور ہوائی جہازوں پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن ہماری فوجوں پر زبردست بمباری کر رہا ہے۔

رنگون ۷ جنوری حکومت ہند کے ایجنٹ مقیم برما نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب ہندوستانیوں کو برما سے ہندوستان جانے کے لئے پاسپورٹ جاری کئے جائینگے۔ عورتوں اور بچوں کو مقدم رکھا جائیگا۔ پہلے جو پابندی لگائی گئی تھی۔ وہ عارضی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے جاپانی ایجنٹ جنرل مسٹر گرسٹنا موری جنگ کی وجہ سے ٹوکیو میں گھر گئے ہیں۔ ان کی واپسی کے متعلق جاپان گورنمنٹ سے بات چیت ہو رہی ہے۔

قاہرہ ۷ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجیں حلفایہ میں دشمن کی بچی کھچی فوج کے گرد گھیرا تیزی سے مکمل کر رہی ہیں۔ اطالوی ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سولم اور حلفایہ کی چوکیوں پر برطانوی فوجیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں

ماسکو ۷ جنوری ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم جنوری سے ۵ جنوری تک روسی فوجوں نے ماسکو کے محاذ پر ۵۷۲ شہروں اور قصبوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ان دنوں میں دس ہزار جرمن سپاہی مارے گئے ہیں۔ مسیو مولوٹوف نے ایک بیان میں کہا کہ جرمنوں نے جن شہروں پر قبضہ کیا۔ ان کے روسی باشندوں پر ہولناک مظالم کئے۔ ان سے فوجی نوعیت کے کام لئے جاتے تھے۔ اور کام ختم ہونے پر انہیں گولی مار دی جاتی تھی۔ تا کہ فوجی راز کے افشاء کا امکان نہ رہے۔ روسیوں سے بیس بیس گھنٹے متواتر کام لیا جاتا تھا۔

بٹاویہ ۷ جنوری معلوم ہوا ہے کہ جزائر شرق الہند میں ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر جاپانی ان جزائر میں اترنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو سارے کا سارا ملک یکدم تباہ کر دیا جائے۔ تا جاپانی تیل اور دیگر اہم اشیاء کو بالکل نہ پا سکیں۔

رنگون ۷ جنوری برما ریڈیو سے چین سے آمدہ اطلاعات کی بناء پر کہا گیا ہے کہ چین کے صوبہ ہونان میں جاپانی ہوائی جہازوں نے چاول اور گندم کی ایسی بوریاں پھینکیں جن میں پلیگ کے جراثیم تھے۔ اور اس کے فوراً ہی بعد اس علاقہ میں پلیگ کا مرض پھیل گیا۔

واشنگٹن ۷ جنوری ایک امریکن نامہ نگار کو معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی فوجی اور ملکی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں جرمنوں کو روس میں اتنا شدید نقصان ہو چکا تھا کہ جرنیلوں نے لڑائی بند کر دینے کا مشورہ دیا۔ مگر ہٹلر نے کسی کی نہ سنی۔ اب فوجی جرنیل اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ سمولنسک سے لیکر نیپر تک نئی ڈیفنس لائن بنائی جائے۔ ناروے کو بالکل خالی کر دیا جائے۔ نازی چیف موقوف کر کے فوجی حکومت قائم کی جائے۔ جو روس اور اتحادیوں کے ساتھ صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کرے۔

نیویارک ۷ جنوری امریکہ کی ویسٹ انڈیا آئل کمپنی کی تیل کی سپلائی کو تباہ کرنے کے لئے ایک سازش پکڑی گئی ہے۔ اور ایک زبردست گروہ گرفتار کیا گیا ہے۔ جس میں کئی سرکردہ جرمن بھی شامل ہیں۔ مزید انکشافات کی توقع ہے۔

باردولی ۷ جنوری گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جب تک جنگ ختم نہیں ہو جاتی۔ کانگرس کی طرف سے ستیہ گرہ کے دوبارہ اجرا کا امکان نہیں۔ تاہم جو لوگ عدم تشدد کے عقیدہ کی بناء پر جنگ کے مخالف ہیں۔ انکی طرف سے ستیہ گرہ جاری رہیگا اور اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانے سے قبل میں اپنے تینوں اخبار پھر جاری کر رہا ہوں مگر یہ ستیہ گرہ جو میں جاری کرنا چاہتا ہوں محض برائے نام ہوگا۔ اور بہت محدود لوگوں کو اسکی اجازت ہوگی۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ لوگوں کو چاہیئے شہروں سے نکل کر دیہات میں جا بسیں۔

لائلپور ۷ جنوری گندم حاضر -/۶/۴۔ ہاڑ -/۱۳/۳۔ بنولہ دڑہ ۲/۱۲/۶۔ بنولہ پور ۲/۸/۶۔ توریہ -/۰/۴۔ تیل توریہ -/۵/۹۔ روئی دیسی -/۸/۱۰۔ نرما -/۸/۲۴۔ امرتسر میں سونا -/۰/۴۹ چاندی -/۸/۶۸۔ پونڈ -/۶/۳۲

سنگاپور ۷ جنوری جاپانی اپنے فتح کردہ علاقوں کی اقتصادیات سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ فلپائن میں انہوں نے اپنا ایک بنک کھول دیا ہے۔ تا جاپانی مقبوضات اور مشرقی ایشیاء کی جاپانی فرموں کی مدد مل سکے۔

لنڈن ۷ جنوری برطانیہ کے فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ جنرل ویول فوری طور پر کوئی زبردست قدم اٹھانے والے ہیں۔ جس سے ملایا میں جاپان کے لئے مزید فوجیں اتارنا ممکن نہ رہیگا۔

بٹاویہ ۷ جنوری جزائر شرق الہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک ماہ میں ان کے بمباروں۔ آبدوزوں اور جنگی جہازوں نے جاپان کے دو کروزر۔ دو تباہ کن جہاز اور سات فوج بردار جہاز تباہ کئے ہیں

لنڈن ۸ جنوری چینی سفیر ڈاکٹر ولنگٹن نے آج ایک تقریر میں کہا کہ مشرق بعید میں اتحادیوں کے حالات سخت تشویشناک ہو گئے ہیں لیکن کمک بھیجنے کے لئے بھی وقت لگیگا۔ اس لئے اس بات کا بھاری امکان ہے۔ کہ حالات کے اچھا ہونے تک صورت حال دگرگوں ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ فتح ہماری ہو۔

لنڈن ۸ جنوری سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۶ جنوری کو رائل ایئر فورس کے اشتراک و تعاون سے برطانوی بحری فوجوں نے ناروے کے ساحل پر برگن کی بندرگاہ کے قریب حملہ کیا۔ برطانوی فوجوں نے جنگی کارخانوں اور بندرگاہوں پر شدید گولہ باری کی

ٹوکیو ۸ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں چنگشا سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

دہلی ۸ جنوری افسوس ہے کہ سر اکبر حیدری جو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ کے محکموں کے وزیر تھے بعمر ۷۲ سال فوت ہو گئے۔

سنگاپور ۸ جنوری جاپانیوں نے فلپائن صدر مقام منیلا میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ جنرل میکارتھر نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز لوزان کے شہروں پر اندھا دھند بمباری کر رہے ہیں۔ تین شہروں میں تو ایک گھر بھی سلامت نہیں بچا۔ سڑکوں پر چلنے والے شہریوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی جاتی ہیں۔ گرجوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔

رنگون ۸ جنوری ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے کل رات سیام کے صدر مقام بنکاک پر شدید حملہ کیا۔ اور وزنی بم گرائے۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

ماسکو ۸ جنوری روسی فوجوں کے موجائسک پر قبضہ کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ گویا اب انہوں نے سمالنسک کا آدھا فاصلہ طے کر لیا ہے۔ جو روسی فوجیں کریمیا میں اتری تھیں انہوں نے بھی کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی